

حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ احمد اولیٰ علیہ السلام کے شہداء سے قائل ہیں۔ لہذا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دعوے بندوں کو لازمی جواب دیا ہے کہ جب تم احمد اولیٰ علیہ السلام کو کفر و شرک ظہرائے ہو تو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ای احمد اولیٰ کے قائل ہیں، لہذا تمہارے اسسول پر ایمان لانا حضرت شاہ ولی اللہ کا فخر و شرک قرار پائے اور یہ حدیث بھی ضائع قرار پائی۔ مگر دعوے بندی موصوف نے چار چارے شور کی مانند دعوے مضبوطی پر قائم ہو رہا تھا وہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر جڑ دیا، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہ اعتراض قائم کرنے سے پہلے میاں آباد کا لفظ صاف اور واضح انداز میں لکھا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ میں اپنے حلقہ سے سنا لے گا لی کی پتہ مانگتا ہوں۔

اب تاریخی طور پر فیصلہ کریں کہ دعوے بندی موصوف نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کتنا بڑا بہتان ہاتھ مارا ہے۔ جس آدمی کو لازمی جواب لکھنے کی بھی اہلیت نہ رہا سے میدان مناظرہ میں نہیں آتا چاہیے اس سے اس کا تو کچھ نہیں نکلتا اس کے اکابرین کی طبیعت کا پل مکمل جاتا ہے۔

پھر اگر لازمی جواب دینے کی وجہ سے دعوے بندی موصوف حضرت شاہ ولی اللہ حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہفک شان سمجھ رہے ہیں (حالانکہ والہ الامی جواب دعوے بندی مسلمات پر مبنی ہے) تو حضرت شاہ و محد اصحاح رحمۃ اللہ علیہ کے اہل بیت کہاں نظر آئیں گے؟ انہوں نے بھی ایک عیسائی پادری کو لازمی جواب دیا تھا، ہم دعوے والے واقعہ یہاں پر نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

”ایک پادری صاحب دہلی میں مہاراجے کے آسے مسٹر ملک صاحب بہادر اہل بیت گورنر نے پادری صاحب سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہیے جو کوئی دونوں میں سے ہار جائے گا اس سے دو ہزار روپے لئے ہاں میں گے، اگر مولوی صاحب ہار گئے تو میں دوں گا، کس واسطے کہ وہ فقیر ہیں، پادری صاحب کہ حضرت کی خدمت میں لائے ہر سب حال بیان

